بنگال میں ہی 19 لاکھ چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں موجود

لیکن ان میں سے صرف 40 کمپنیاں ہی شیئر مارکیٹ میں رجسٹرڈ ہیں

کلکتہ، 24 راپریل: چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں ملک کے اقتصادی ڈھانچے کی ریڑھ کی ہڈی ہونے کے باوجود کئی مواقع پر محروم رہ جاتی ہیں۔ صرف یہی نہیں، شیئر مارکیٹ میں ان کا نام بھی بہت معمولی ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان صنعتوں کے مالکان کے مستقبل کے منصوبوں میں کوئی واضح ہدف مقرر نہیں ہوتا اور وہ اکثر تذبذب کا شکار رہتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں بڑے پیمانے پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ صرف یہی نہیں، ان صنعتوں کے مالکان اندانی کاروبار کو عوامی سطح پر لانے کے بالکل قائل نہیں ہوتے۔ اسی وجہ سے انہیں سرمایہ کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات بی ایس ای کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور سی ای او سندرامن رام مورتی نے کہی۔ کلکتہ کے ایک ہوٹل میں کلکتہ چیمبر آف کامرس کے زیر اہتمام ایک تقریب میں شرکت کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ صرف مغربی بنگال میں ہی 19 لاکھ چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں موجود ہیں، لیکن ان میں سے صرف 40 کمپنیاں ہی شیئر مارکیٹ میں رجسٹرڈ ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خاص طور پر اس ریاست کی ان صنعتوں میں ڈیڑھ کروڑ افراد کام کرتے ہیں، جن میں سے 50 لاکھ خواتین ہیں۔ اس کے علاوہ، انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ موجودہ وقت میں یہ صنعتیں دوسری کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ طور پر کام کرنے سے گریزاں ہیں، جس کی وجہ سے سرمایہ کی شدید کمی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کی جی ڈی پی میں 30 فیصد اضافہ انہی صنعتوں کی بدولت ممکن ہو رہا ہے۔ صرف یہی نہیں، یہ کمپنیاں ملک کی برآمدات کا 45 فیصد حصہ بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق، پورے ملک میں 25 کروڑ لوگ ان صنعتوں سے منسلک ہیں، اور ان کی وجہ سے تقریباً 75 کروڑ افراد کا روزگار ممکن ہو پایا ہے۔ اس کے باوجود، یہ کمپنیاں شیئر مارکیٹ میں خود کو رجسٹر کروانے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ تاہم، بی ایس ای کی جانب سے ان صنعتوں کو اس بارے میں سمجھانے کی کوشش جاری ہے۔ اس تقریب میں کلکتہ چیمبر آف کامرس کے صدر ہری شنکر ہولوسیا نے کہا کہ چونکہ یہ کمپنیاں مختلف شیئر مارکیٹس میں رجسٹرڈ نہیں ہیں، اس لیے یہ مارکیٹ سے سرمایہ جمع کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں، اور اسی وجہ سے ایک بڑی تعداد میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں اقتصادی طور پر نقصان اٹھا رہی ہیں۔